

تفہیمِ حنفیت سیریز ۲

(احادیث و آثار اور غیر مقلدین علماء کے اقوال کی روشنی میں)

# نماز کے دس مسائل

(حنفی)

مع

## مترجم نماز

جشن دستار بندی کے موقع پر جامعہ اشرفیہ کی جانب سے علمی تحفہ

مرتب:

مولانا محمد عارف اشرفی نظامی

پیشکش:

مولانا محمد سمیع اللہ اشرفی نظامی

بلا ہدیہ

ناشر

جامعہ اشرفیہ، حُسامیہ، شیخ صلاح الدین کوئٹہ، پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفہیمِ حنفیت سیریز

(احادیث و آثار اور غیر مقلد علماء کے اقوال کی روشنی میں)

# نماز کے دس مسائل

(حنفی)

مع

## مترجم نماز

جشن دستار بندی کے موقع پر جامعہ اشرفیہ کی جانب سے علمی تحفہ

مرتب:

استاذ جامعہ اشرفیہ، کوئٹہ، پونہ، خطیب بارہ امام مسجد، پونہ

رکن ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر، حیدرآباد، شاخ پونہ

مولانا محمد عارف اشرفی نظامی

پیشکش:

استاذ جامعہ اشرفیہ، کوئٹہ، پونہ

مولانا محمد سمیع اللہ اشرفی نظامی

بلا ہدیہ

ناشر

جامعہ اشرفیہ، حسامیہ، شیخ صلاح الدین، کوئٹہ، پونہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب :	نماز کے دس مسائل (حنفی) مع مترجم نماز
مرتب :	مولانا محمد عارف اشرفی نظامی / مولانا محمد سمیع اللہ اشرفی نظامی
ناشر :	جامعہ اشرفیہ ہستامیہ شیخ صلاح الدین پونہ
طباعت :	ڈیزائنر پلس (عمیر باغبان)، پونہ 9021190822
سرورق :	اظہر مرزا
کمپوزنگ :	اظہر مرزا
صفحات :	۲۴ صفحات
ایڈیشن :	اول (بروز اتوار ۲۵ رزی الحجہ ۱۴۳۳ ۱۱ نومبر ۲۰۱۲ء)
تعداد اشاعت :	1000 (ایک ہزار)

ملنے کے پتے

- ☆ جامعہ اشرفیہ ہستامیہ شیخ صلاح الدین، کونڈوا، پونہ Mob: 9226720499
- ☆ جامع مسجد کیمپ، پونہ Mob: 9766254766
- ☆ بارہ امام مسجد، نزد معاملے دار کچہری، پونہ Mob: 9028899921
- ☆ روشن مسجد، دولہا دولہن قبرستان، بھوانی پیٹھ، پونہ Mob: 9028135235
- ☆ کھڑکی جامع مسجد، کھڑکی، پونہ Mob: 7387002311
- ☆ مسجد حضرت یسین مستان، سیلسہری پارک، پونہ Mob: 8149971719

# انتساب

خانوادہ اشرفیہ کی ایک قدآور شخصیت،

شارح جمال مصطفیٰ، امیرالذکرین، پیر طریقت

حضرت علامہ سید محمد صغیر اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

(خانقاہ اشرفیہ صالح پور)

کے نام

جن کی سرپرستی اور دعاؤں سے جامعہ اشرفیہ

اپنی منزل کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے



**گزارش :** یہ کتابچہ ”اماموں کے امام“ امام اعظمؒ کے ہندی ایڈیشن کے ساتھ صرف ہندی میں شائع ہو چکا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے پہلے جلسہ دستار بندی کے موقع پر کچھ اضافے کے ساتھ دوبارہ ہندی و اردو دونوں زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کتاب کے مندرجات سے متعلق کسی بھی قسم کے شبہ کے ازالہ یا تصحیح کیلئے بذریعہ ای میل (E-Mail) رابطہ فرمائیں۔

ای میل: E-Mail ID: jamiaashrafiyapune@gmail.com





# فہرست

صفحہ نمبر	عناوین	نمبر شمار
03	انتساب و گزارش	(۱)
05	سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا	(۲)
06	کانوں تک ہاتھ اٹھانا	(۳)
07	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا	(۴)
07	سینے پر ہاتھ باندھنے والی روایات کی علتیں	(۵)
08	امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھیں	(۶)
10	آمین آہستہ کہنا	(۷)
10	بلند آواز سے آمین کہنے والی روایات کے دو جوابات	(۸)
11	صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین	(۹)
12	صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین والی حدیث کی تصحیح کرنے والے غیر مقلد علماء	(۱۰)
13	صرف شروع میں رفع یدین کرنے کے کچھ حوالے	(۱۱)
13	سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھنا	(۱۲)
14	فجر کی سنت کی قضاء	(۱۳)
14	فجر کی جماعت کے وقت سنت پڑھنا	(۱۴)
15	۳ رکعت وتر	(۱۵)
15	۲۰ رکعت تراویح	(۱۶)
17-24	مترجم نماز	۱۷



## (۱) سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ الْقِنَاعَ  
حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ اکثر اوقات اپنے سرمبارک کو کپڑے سے ڈھانپ کر  
رکھتے تھے۔ (شمائل ترمذی: ۷۱)

☆ امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِسِتْرِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ بِالْعِمَامَةِ أَوْ  
الْقُلَنْسُوءِ وَيَنْهَى عَنْ كَشْفِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ  
حضور نبی اکرم ﷺ عمامہ یا ٹوپی کے ذریعے نماز میں سر کو چھپانے کا حکم دیتے تھے اور حالت نماز  
میں کھلے سر رہنے سے منع فرماتے۔ (کشف الغمۃ: ج ۱، ص ۱۰۷)

☆ اہل حدیث عالم شفاء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

”صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضور ﷺ سے بالدرام (ہمیشہ) ثابت ہوا ہے یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہوا ہو پگڑی سے یا ٹوپی سے۔“

آگے مزید لکھتے ہیں: ”نیز مولانا ابوسعید شرف الدین لکھتے ہیں۔ (ننگے سر) نماز ادا ہو جائیگی۔ مگر سر ڈھانپنا اچھا ہے۔ آنحضرت ﷺ نماز میں اکثر عمامہ یا ٹوپی رکھتے تھے۔۔۔۔۔ برہنہ سر کو بلاوجہ شعار بنانا بھی خلاف سنت ہے۔ اور خلاف سنت بے وقوفی ہی ہوتی ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ: ثناء اللہ امرتسری۔ ج ۱، ص ۴۲۳، ۴۲۵)

☆ مولانا غزنوی (اہل حدیث) لکھتے ہیں: اگر ننگے سر نماز فیشن کی وجہ سے ہے تو نماز مکروہ ہے۔ اگر خشوع کے لئے ہے تو تشبہ بالنصاری (عیسائیوں کی مشابہت) ہے اسلام میں سوائے احرام کے ننگے سر رہنا خشوع کے لئے نہیں ہے۔ اگر سستی کی وجہ سے ہو تو منافقین کی عادت ہے۔ غرض ہر لحاظ سے ناپسندیدہ۔ (فتاویٰ علماء اہل حدیث: ج ۴، ص ۲۹۱)

## (۲) کانوں تک ہاتھ اٹھانا

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

(سنن ابو داؤد: حدیث نمبر-۷۵۰، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۴۴۰، شرح معانی الآثار: ۱۱۳۱، مسلم شریف: ج ۱ ص ۱۷۳، نسائی: ج ۱ ص ۱۰۲، مسند امام اعظم: ص ۸۶، سنن کبریٰ بیہقی: ج ۲ ص ۲۵، سنن دارقطنی: ج ۱ ص ۲۹۳)

☆ امام حاکم سنن دارقطنی کی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ اور یہ بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔ اس میں کوئی ضعف (کمزوری) نہیں۔

☆ امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۸۸ میں لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا صِفَةُ الرَّفْعِ فَالْمَشْهُورُ مِنْ مَذْهَبِنَا وَمَذْهَبِ الْجَمَاهِيرِ أَنَّهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ بِحَيْثُ يُحَاذِي أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ فُرُوعَ أُذُنَيْهِ وَابْهَامَهُ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ وَرَاحَتَاهُ مَنْكِبَيْهِ فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِمْ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ بِهَذَا جَمَعَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بَيْنَ رَوَايَاتِ الْحَدِيثِ

نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں کو اٹھانے میں ہمارا اور جمہور اہل علم کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں تک اس طرح اٹھائے کہ اپنی انگلیوں کو کانوں کے اوپر حصہ کے برابر کرے اور انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر کرے۔ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھانے کا یہی مطلب ہے۔ امام شافعی نے بھی روایات میں اسی طرح تطبیق دی ہے۔

### (۳) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَسُنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ

فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھا جائے

(ابو داؤد: وضع الیمنی علی الیسری، زجاجة المصابیح ج ۱، ص ۵۸۴، مصنف

ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۴۲۷)

اس حدیث کی سند کے بارے میں علامہ نبوی فرماتے ہیں کہ اسکی سند صحیح ہے۔

☆ بعض احادیث میں ناف کے اوپر یا سینے پر ہاتھ باندھنے کا ذکر آیا ہے۔ محدث نبوی ان روایات کی اسناد کا تحقیقی جائزہ لیکر فرماتے ہیں کہ

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ أُخْرُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ

اس باب میں یعنی نماز کی حالت میں سینے پر ہاتھ رکھنے کے مسئلہ میں تمام احادیث ضعیف

ہیں۔ (آثار السنن: ص ۱۴۵)

☆ شیخ البانی اس حدیث کو صحیح کہنا تو دور حسن کہتے ہوئے بھی کتراتے ہیں۔ لکھتے ہیں

’اس حدیث کے حسن ہونے کا احتمال ہے۔ (نماز کے دس مسائل: ابو زید ضمیر)

سینے پر ہاتھ باندھنے والی روایات کی علتیں (کمزوریاں)

۱۔ پہلی کمزوری: ان احادیث کے راویوں پر کلام (اعتراض) کیا گیا ہے۔

☆ مؤمل بن اسمعیل: ابوحاتم اور امام عسقلانی کہتے ہیں کہ مؤمل بن اسمعیل روایت بیان

کرنے میں بہت زیادہ غلطی کرنے والے تھے۔ (فتح الباری۔ ج ۱۳، ص ۴۱)

☆ شیخ البانی نے ان کو کمزور یادداشت والا کہا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

☆ سلیمان بن موسیٰ: ان کے بارے میں امام ابن حجر عسقلانی نے کہا انکی حدیث میں کچھ

نرمی (کمزوری) ہے۔ اور موت سے پہلے ذہن میں تھوڑی خرابی واقع ہوگئی تھی۔

(نماز کے دس مسائل: ابو زید ضمیر)

☆ سماک بن حرب: انہوں نے تفرد اختیار کیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ (سماک) جب تفرد اختیار کرے (یعنی ایسی بات کرنا جو کسی نے نہ کی ہو) تو انکی روایت دلیل نہیں بن سکتی۔ ☆ شیخ البانی نے ان کو حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ (الضعیفہ - ۹۱/۱)

۲۔ دوسری کمزوری۔ متن میں اضطراب:

صحیح ابن خزیمہ میں حدیث ”علیٰ صدرہ“ (سینے پر) کے لفظ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ”تحت السرة“ (ناف کے نیچے) کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔

۳۔ تیسری کمزوری۔ شذوذ: شیخ ابن قیم لکھتے ہیں کہ مؤمل بن اسماعیل کے سوا کسی نے ”علیٰ صدرہ“ (سینے پر) نہیں کہا۔

۴۔ چوتھی کمزوری۔ راوی کا خود اپنی روایت پر عمل نہ کرنا: اس روایت میں سفیان ثوری بھی ہیں۔ لیکن انکا خود کمال اس کے خلاف ہے۔ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔

☆ خیانت: اہل حدیثوں کی معروف کتاب نماز نبوی ص ۱۴۴ کے حاشیے پر ہے کہ امام ابن خزیمہ نے سینے پر ہاتھ رکھنے والی حدیث کو صحیح کہا ہے۔ حالانکہ صحیح ابن خزیمہ میں اس کا دور دور تک پتہ نہیں۔

### (۴) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھیں

عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی سوائے یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو (یعنی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے) (مؤطا امام مالک: باب ما جاء في ام القرآن، ترمذی: باب القراءة خلف الامام۔ حدیث۔ ۳۱۳)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیخ البانی نے 'صحیح' کہا ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا: کہ کسی نماز میں بھی امام کے ساتھ قرأت نہیں کرنا چاہئے (مسلم: باب سجود التلاوة ج ۱، ص ۱۱۵۔ ترمذی حدیث نمبر ۳۱۲ کے تحت)

☆ حضرت سفیان ثوری اور امام احمد فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہ حکم تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے ہے۔ (ابو داؤد)

☆ شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

وَالْأَمْرُ بِاسْتِمَاعِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ وَالْإِنْصَاتِ لَهُ مَذْكُورٌ فِي الْقُرْآنِ وَفِي السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ وَهُوَ أَجْمَاعُ الْأُمَّةِ فِيمَا زَادَ عَلَى الْفَاتِحَةِ وَهُوَ قَوْلُ جَمَاهِيرِ السَّلَفِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَغَيْرِهِمْ فِي الْفَاتِحَةِ وَغَيْرِهَا

امام کی قرأت سننے اور خاموش رہنے کا حکم قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ سورہ فاتحہ اور اس کے بعد والی سورۃ کے بارے میں جمہور صحابہ کرام اور دیگر علماء امت کا یہی مسلک ہے۔ اور سورہ فاتحہ کی قراءت کے وقت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے پر توساری امت کا اجماع ہے۔ (رسائل دینیہ: تنوع العبادات ص ۵۵)

## (۵) آمین آہستہ کہنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ  
 ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ فَقَالَ ”آمِينَ“ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ  
 حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے ”غیر المغضوب  
 علیہم والضالین“ پڑھا تو ”آمین“ کہا اور اپنی آواز کو پست (آہستہ) کیا۔

(ترمذی۔ جلد ۱۔ صفحہ ۲۸۹، حدیث نمبر ۲۲۸، مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۲۔ صفحہ ۳۱۶،

مستدرک امام حاکم۔ حدیث نمبر ۲۹۱۳، مسند طیالسی۔ حدیث نمبر ۱۰۲۴)

☆ امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث (ترمذی کی حدیث) بخاری و مسلم کی شرط کے موافق صحیح  
 ہے۔ اور امام ذہبی نے امام حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔ (متدرک: جلد ۲، صفحہ ۲۳۲)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے  
 نہیں پڑھتے تھے۔ (طحاوی، الجوہر النقی، جلد ۲، صفحہ ۲۸)

اس باب میں جملہ ۱۱۰۴ احادیث ہیں۔ (امام اعظم امام محمد شین)

بعض احادیث میں آمین بلند آواز سے کہنے کا ذکر ہے۔ اس کے دو جوابات ہیں۔

(۱) یہ احادیث جرح و تنقید سے خالی نہیں۔ چنانچہ

امام نیوی فرماتے ہیں: لَمْ يَثْبُتِ الْجَهْرُ بِالتَّامِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَلَا عَنِ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَمَا جَاءَ فِي الْبَابِ فَهُوَ لَا يَخْلُو مِنْ شَيْءٍ

بلند آواز سے آمین کہنا نہ تو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی چاروں خلفاء سے اور جو  
 روایات اس سلسلے میں پیش کی جاتی ہیں وہ جرح و تنقید سے خالی نہیں۔ (آثار السنن: جلد ۱۔ صفحہ ۹۴)

☆ آمین کی آواز سے مسجد گونج جانے والی حدیث کے بارے میں اہل حدیث عالم عبدالرؤف  
 نے حاشیہ صلوٰۃ الرسول پر لکھا ہے ”یہ سند ضعیف ہے کیونکہ بشر بن رافع ضعیف ہے اور ابو عبد اللہ

مجہول ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول۔ ص ۲۳۹)

(۲) بعض اوقات آمین بلند آواز سے کہنا صرف برائے تعلیم تھا۔ چنانچہ  
 (الف) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں فقال آمین مَا رَأَاهُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا  
 ترجمہ: حضور پاک ﷺ نے بلند آواز سے آمین فرمایا۔ میرے خیال میں آپ ﷺ ہمیں تعلیم  
 دینا چاہتے تھے اس لئے (بلند آواز سے آمین فرمایا)  
 (کتاب الاسماء والکنی ج ۱، ص ۱۹۷ حافظ ابو بشر الدولابی)  
 (ب) اسی طرح حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے: عہد نبوت میں مقتدیوں کی اطلاع  
 کے لئے آہستہ پڑھی جانے والی چیزوں کو بعض اوقات بلند آواز سے پڑھا جاتا تھا اور انہی امور  
 میں سے ”بلند آواز سے آمین کہنا“ بھی ہے۔

### (۶) صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین

☆ امام ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے  
 حضرت عبداللہ ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت  
 ہاتھ اٹھاتے پھر بالکل نہ اٹھاتے (فتح القدیر ج ۱، ص ۲۷۰)  
 ☆ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً  
 حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ”کیا میں تمہیں  
 رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟“ پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ  
 اٹھائے۔ (ترمذی: حدیث نمبر ۲۵۷)

☆ علامہ ترکمانی لکھتے ہیں۔ اس حدیث کے تمام راوی مسلم شریف کے راوی ہیں۔

(الجوہر النقی: ج ۲، ص ۷۸)



## ☆ اس حدیث کو صحیح کہنے والے غیر مقلد علماء

۱۔ مشہور اہلحدیث عالم ناصر الدین البانی نے چار مقامات پر اس حدیث کو صحیح کہا ہے  
وَالْحَقُّ أَنَّهُ صَحِيحٌ، أَسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسکی سند امام مسلم کی شرط پر ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کو معول کہا ہے ہمیں ان کی کوئی دلیل ایسی نہیں ملی جس سے استدلال صحیح ہو اور جس کی وجہ سے حدیث کو رد کیا جائے (مشکاة المصابیح بتحقیق الالبانی - ج ۱، ص ۲۵۴، ترمذی بتحقیق الالبانی : حدیث نمبر ۲۵۷، ابو داود بتحقیق الالبانی : نسائی بتحقیق الالبانی : صفة الصلاة)

۲۔ شیخ احمد شاہ (اہلحدیث عالم) نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں

”حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی اس حدیث کو ابن حزم اور حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔ اور بعض لوگوں نے جو اسکی تعلیل میں کہا ہے وہ علت بننے کے لائق نہیں۔“

(ترمذی محقق : ج ۲، ص ۴۱)

۳۔ اہل حدیثوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

”علماء حقانی پر پوشیدہ نہیں کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے میں لڑنا، جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں۔ اس لئے کہ مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہے۔ اور دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں۔“

(فتاویٰ نذیریہ: ج ۱، ص ۱۴۱-۱۴۳)

☆ شیخ ابن تیمیہ کا فتویٰ۔ رفع یدین نہ کرنے سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

(مجموع الفتاوی: ج ۲۲، ص ۲۵۳)

☆ شیخ اسمعیل دہلوی کا قول۔ اگر کوئی ساری عمر رفع یدین نہ کریں اسے ملامت نہ کرنی

چاہیے۔ (تنویر العینین - ۵)

صرف شروع نماز میں رفع یدین کرنے کے کچھ حوالے:

☆ سنن ابوداؤد: حدیث نمبر۔ ۷۴۸، نسائی: حدیث نمبر۔ ۱۰۲۶، مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر ۲۴۲۱، مسند امام احمد بن حنبل: حدیث نمبر ۴۴۱، مصنف عبدالرزاق: حدیث نمبر۔ ۲۵۳۰، سنن دارقطنی: ج ۱، ص ۲۹۳، شرح معانی الآثار: حدیث نمبر۔ ۱۱۳۱، جامع المسانید: امام خوارزمی۔ حدیث نمبر ۲۴، مسند ابو یعلیٰ: حدیث نمبر ۵۰۳۹، مسند ابو عوانہ: ۱۰۷۲۔

☆ حضرت مولانا آصف اشرفی صاحب، ادارہ صراط مستقیم (پاکستان) نے اس باب میں احادیث و آثار کے تقریباً ۱۰۱۱ حوالے پیش کئے ہیں۔

☆ کچھ لوگ بیہقی کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اخیر عمر تک (میشہ) رفع یدین کیا ہے۔ ☆ امام اشعری بیہقی کی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”یہ حدیث باطل و موضوع ہے۔“ (مختصر خلافيات بیہقی)

☆ اہل حدیث عالم عطاء اللہ حنیف بیہقی کی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ”بیہقی کی یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔“ (التعلیقات السلفیہ علی النسائی: ص ۱۰۴)

## (۷) سجدے میں جاتے وقت

### پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سجدے میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھتے تھے۔ اور جب سجدے سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین سے اٹھاتے تھے۔ (ترمذی: ج ۱، ص ۶۱، ابوداؤد: ج ۱، ص

۱۲۳، سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر-۲۸۲، شرح معانی الآثار: حدیث نمبر ۱۳۸۱)  
حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں ہم دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھتے  
تھے۔ پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھا کریں۔ (صحیح ابن خزیمہ-۶۲۸)

### (۸) فجر کی سنت کی قضاء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ  
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں نہ  
پڑھیں ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔ (ترمذی حدیث نمبر ۲۰۱)  
امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔  
شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

### فجر کی نماز کے وقت سنت پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ إِلَى سَارِيَةٍ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ  
حضرت عبد اللہ بن موسی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ہماری مسجد میں تشریف لائے تو  
امام فجر کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے ایک ستون کے نزدیک فجر کی سنتیں ادا فرمائی چونکہ وہ اس  
سے پہلے سنتیں نہ پڑھ سکے تھے۔  
(مجمع الزوائد: ج ۱، ص ۷۵، آثار السنن: ج ۲، ص ۳۳، طحاوی)  
امام بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

### (۹) تین (۳) رکعت وتر

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ  
حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۳ رکعت وتر پڑھتے تھے۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم صحابہ و تابعین کا یہی مذہب ہے۔

(ترمذی: ج ۱، ص ۱۱۰، زجاجة المصابيح: ج ۲، ص ۲۶۳)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ.. ثُمَّ الْوُتْرُ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضور ﷺ عشاء کی نماز ادا فرماتے، پھر ۳ رکعت وتر  
ادا فرماتے ان میں کوئی (سلام سے) فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ (یعنی دو رکعت پر سلام نہیں پھیرتے  
تھے) (مسند امام احمد: ج ۶، ص ۱۵۵)

### ۳ رکعت وتر کے دیگر حوالے

بخاری: ۱۱۴۷، مسلم: ۷۳۸، ابو داؤد: ۱۳۴۱، ترمذی: ۴۳۹، سنن دارقطنی: ۱۶۳۵،  
سنن بیہقی: ج ۳-ص ۳۰، نسائی: ۱۶۹۶، ابن ماجہ: ۱۱۷۳، مجمع الزوائد: ج ۲-ص  
۲۴۲، معجم طبرانی اوسط: ۷۱۷۰، مصنف ابن ابی شیبہ: ۶۸۴۲،  
حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دم کٹی نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔  
کہ ایک شخص ایک رکعت پڑھکر اس کو (نمازوں سے) وتر کرے۔  
(التمہید: امام ابن عبد البر- ج ۲- ص ۲۵۷)

### (۱۰) بیس (۲۰) رکعت تراویح

عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فِي رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانے میں لوگ ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

☆ امام نووی نے 'الخلاصہ' اور 'المجموع' میں، امام زیلعی نے نصب الراية میں، امام سبکی نے شرح المنهاج میں، امام ابن العراقی نے طرح التشریب میں، امام عینی نے عمدۃ القاری میں، امام سیوطی نے المصابیح فی صلاة التراويح میں، ملا علی القاری نے شرح المؤطا میں اور امام نیوی نے آثار السنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

☆ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اکثر اہل علم ۲۰ رکعت تراویح کے قائل ہے۔

(ترمذی: حدیث نمبر ۸۰۱ کے تحت)

☆ ملا علی قاری مرقاة شرح مشکاة میں اور امام قسطلانی ارشاد الساری شرح

بخاری میں فرماتے ہیں کہ ۲۰ رکعت تراویح پر صحابہ کا اجماع ہے۔

☆ شیخ ابن تیمیہ: بہت سارے علماء کہتے ہیں کہ یہی (۲۰ رکعت تراویح) سنت ہے کیونکہ یہ

عمل مہاجرین و انصار کی موجودگی میں کیا گیا اور کسی نے انکار نہ کیا۔

(مجموع الفتاویٰ ج ۲۳، ص ۱۱۲)

☆ سعودی عرب کے مشہور عالم وقاضی اور مسجد نبوی کے مدرس شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی

میں ۲۰ رکعت نماز تراویح کی ہزار سالہ تاریخ پر عربی میں ایک کتاب لکھی ہے۔

● ● ●

## مترجم نماز

☆ ثناء: سُبْحَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

☆ تعوذ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

ترجمہ: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

☆ تسمیہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

### سورة الفاتحه

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے، جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان، رحمت والا، روز جزا کا مالک، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ

چلا! راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

### سورة الكافرون

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝  
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝  
ترجمہ: تم فرماؤ! اے کافرو! نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں  
پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں، تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین

### سورة الاخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝  
ترجمہ: تم فرماؤ! وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے  
پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

### سورة الفلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝  
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝  
ترجمہ: آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکہ سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں  
لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی  
ہے۔ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے۔ اور گرہوں میں

پھونک مارنے والی جادوگریوں (اور جادوگروں) کے شر سے۔ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

### سورة الناس :

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝

الَّذِیْ یُوسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ: آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے۔ جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے۔ وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

☆ تکبیر: اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆ رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ  
میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے عظمت والے رب کی

☆ تسمیع: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
اللہ اپنی تعریف کرنے والے کی سنتا ہے۔



☆ تحمید:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب تیرے ہی لئے تعریف ہے۔

☆ سجدہ کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے بزرگ و برتر رب کی۔

تشہد:

الشَّحِيَاثُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ  
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: سب عبادتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں، اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی  
رحمت اور برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی  
عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

دروودِ ابراہیم:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ  
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج! حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر، جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔  
اے اللہ درود نازل فرما! حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

### دعاء ما ثورہ

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً  
مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے، تو تو اپنی طرف سے میرے گناہ معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما! بے شک تو ہی گناہ بخشنے والا مہربان ہے

سلام: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ۝

تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو

### دعاء قنوت:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ  
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِنَّاكَ نَعْبُدُ  
وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى  
عَذَابَكَ إِنَّا عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ☆

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا کرتے اور چھوڑتے ہیں اسے جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں،

ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

#### ﴿نوٹ﴾

یہ دعاء وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر پڑھی جاتی ہے۔

#### نماز کے بعد کی دعاء

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ

فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَادْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے، تو اے ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور (جنت کے) دارالسلام میں داخل فرما اور اے ہمارے رب! تو برکت والا بزرگ ہے، اے عزت و جلال والے،

نماز جنازہ کا طریقہ:

پہلی تکبیر کے بعد ثناء

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ  
وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور  
تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے،

دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیم:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد و عورت کی دعا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا  
وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ  
وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ

ترجمہ: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندہ و مردہ اور ہمارے حاضر و غائب اور ہمارے چھوٹے  
اور بڑے اور ہمارے مرد و عورت کو، اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ  
رکھ، اور ہم میں تو جسے موت دے تو اسے ایمان پر موت دے۔

### نابالغ لڑکے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرْطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا  
ترجمہ: اے اللہ! تو اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر اور اس  
کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعت کر دے۔

### نابالغ لڑکی کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرْطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً  
ترجمہ: اے اللہ! تو اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر اور اس  
کو ہماری شفاعت کرنے والی اور مقبول الشفاعت کر دے۔ (ماخوذ از: بچوں کی دینی تعلیم)



### پونے شہر میں

اُردو، عربی، فارسی، ہندی، مراٹھی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں

کتابت و طباعت کے لئے

قابل و با اعتماد مرکز **ڈزائنر پلس**

رابطہ:

عمیر باغبان 9021190822

اظہر مرزا 7387987106

گھور پڑے پیٹھ، پونے-۴۲

E-Mail: [umairbagwan@gmail.com](mailto:umairbagwan@gmail.com)

## جامعہ اشرفیہ کی تصویری جھلکیاں

### جامعہ کا فضائی منظر



### خوبصورت صحن



### وضو خانہ



### طلباء کا رہائشی کمرہ



### کتب خانہ

## جامعہ اشرفیہ کی تصویری جھلکیاں

### بیرونی منظر



### کمپیوٹر کلاس



### کھیل کا منظر



### درسگاہ



### کچن





## جامعہ اشرفیہ ایک نظر میں

### جامعہ اشرفیہ حسامیہ شیخ صلاح الدین

**بانی وقائد :** قائد اہل سنت حضرت مولانا محمد ایوب اشرفی صاحب

(خطیب جامع مسجد کیمپ، صدر ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر، حیدرآباد، شاخ پونہ)

مطابق ۴ جنوری ۲۰۰۴ء

آغاز: ۱۱ ذی القعدہ ۱۴۲۴ھ

**کتب خانہ:** تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، تاریخ پر عربی اردو میں سیکڑوں کتب کا ذخیرہ۔

**اساتذہ:** چار **طلبا:** پچیس **فارغین:** پندرہ

**شعبہ جات:** شعبہ ناظرہ۔ شعبہ حفظ۔ شعبہ قرأت، شعبہ امامت و خطابت۔ دارالقضاء۔ دارالافتاء۔ اسکولی تعلیم (سروشکشا ابھیان)، کمپیوٹر میننگ۔ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر، حیدرآباد، شاخ پونہ

**سرگرمیاں:** سرکیمپ، روحانی پکنک، میڈیکل چیک اپ،

موقع بموقع اصلاحی اجتماعات کا انعقاد، اشاعت کتب، اجتماع قربانی کا اہتمام

**منصوبے:** اسلامک انگلش اسکول، مہاراشٹر کے مقامی بچوں کو دینی تعلیم کی طرف راغب کرنا۔ عصری سہولتوں سے مزین لڑکیوں کا مدرسہ۔

#### زیر ترتیب و طبع کتابیں

- (۱) رویت ہلال کے بنیادی مسائل ...
- (۲) مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ (۳) ویلتنانی الدارین
- (۴) جز عدم رفع الیدین (۵) ہم خفی کیوں؟
- (۶) ضعیف حدیث (۷) زکوٰۃ کے اہم مسائل
- (۸) تاریخ اولیائے پونہ (۹) اتباع
- (۱۰) مہاراشٹر کی معروف وغیر معروف زیارت گاہیں

#### مطبوعہ کتابیں

- (۱) اماموں کے امام امام اعظم (اردو۔ ہندی)
- (۲) اماموں کے امام... مع مختصر حنفی طریقہ نماز (ہندی)
- (۳) معمولات شب برأت (اردو۔ ہندی)
- (۴) ٹیلی فون کذریعے چاند کے شرعی ثبوت (اردو۔ ہندی)
- (۵) روزے کے اہم مسائل (اردو۔ ہندی)
- (۶) نماز کے دس مسائل (حنفی) مع مترجم نماز (اردو۔ ہندی)

پتہ: جامعہ اشرفیہ، نزد مسجد غوث الوری، سروے نمبر ۵، اشرف نگر، کونڈوا، پونہ۔ ۴۸